(۳۱)

الٰہی بیع میں کوئی نقصان نہیں

(فرمودہ ۱۷۔ جولائی ۱۹۱۴ء)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ[1]

فرمایا:۔

چونکہ جلد ہی دونوں سکولوں میں رخصتیں ہونے والی ہیں اور غالباً اسی ہفتہ میں ہمارے بعض استاد اور سب بچے اپنے گھروں کو جاویں گے اس لئے میں نے وہ ترتیب جو شروع کی ہوئی تھی اسے چھوڑ کر چاہا کہ بچوں کو کچھ نصائح کر دوں۔

دنیا میں قِسم قِسم کی بیعیں ہوتی ہیں اور بڑا بیوپار اور تجارت ہو رہی ہے۔ یورپ کا سارا زور تجارت پر ہے۔ اس زمانہ میں تجارت کا اتنا زور ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مفید اور نیک باتیں دنیا سے مفقود ہیں۔ مثلاً مہمان نوازی یہ ایک اعلیٰ وصف تھا۔ لیکن یورپ میں کوئی کیسا عزیز دوست کیوں نہ ہو اسے ہوٹل میں اترنا پڑتا ہے اور کھانے پینے کا بِل اس کے سامنے

پیش کر کے پیسے وصول کر لئے جاتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں ہر ایک ذلیل سے ذلیل چیز کی بھی بیع ہو رہی ہے۔ حیرت کا مقام ہے، شہروں میں اب پاخانہ بھی فروخت کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی ذرا بھر نفع دینے والی چیز ہو اسے جھٹ فروخت کر دیا جائے گا۔ تم یہاں سے چلو گے تو یہیں سے تم بیع میں لگ جاؤ گے۔ یکہ والے سے بیع، ریل میں پھر سٹیشنوں پر جا کر مختلف قسم کی بیعیں ہوں گی۔ برف، مٹھائی، مختلف قسم کے میوے اور مختلف قسم کی اور چیزیں ہوں گی جن کی تم بیع کرو گے لیکن یہ وقتی بیعیں ہوں گی۔ یہ سب چیزیں جو تم لو گے کچھ تو گھر پہنچتے پہنچتے تمہارا جزو بدن بن چکی ہوں گی۔ کچھ فضلہ بن کر تم سے الگ ہوں گی۔ پھر جو چیزیں تم گھروں میں لے جاؤ گے وہ تم اپنے بھائیوں اور عزیزوں کو دو گے، بچوں کو دو گے وہ بھی انہیں کھا کر ختم کریں گے۔ لوگ بھاگے بھاگے اِدھر سے اُدھر، اُدھر سے اِدھر پھرتے ہوں گے۔ ان کی غرض یہ ہے کہ ان کی چیزیں بک جائیں اور اس کے بدلے میں روپے پیسے لیں۔ وہ چیزیں بھی تمہارے پاس نہ رہیں گی بلکہ تمہارا جزو بدن بن جائیں گے۔ یہ تو وقتی بیعیں ہیں جو فنا ہونے والی اور محدود ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک بیع بتلاتا ہے اور وہ یہ ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ۔ خدا فرماتا ہے ہم تم سے ایک بیع کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس اپنے نفس اور اموال بیچ دو اور تمہیں اس کے بدلے میں ہم ایک کبھی نہ ختم ہونے والی چیز دیتے ہیں وہ کبھی ختم نہ ہو گی اور اس کے بدلے میں آرام اور سکھ تم کو ملے گا۔ دنیا میں تو جو چیز دے کر دوسرے کے پاس سے اس کی محنت لیتا ہے بیچنے والا ایک چیز اپنی محنت کے ذریعہ پیدا کرتا ہے پھر اسے بیچتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ انسان کو بغیر اس کی محنت و مشقّت کے ایک چیز دیتا ہے پھر کہتا ہے اچھا یہ چیز ہمارے پاس بیچ دو ہم تمہیں اس کے بدلے میں ایک غیر فانی چیز دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خود ناک، کان، ہاتھ، پاؤں، سر، منہ غرض تمام اعضاء عنایت کئے اور مال بھی اپنے پاس سے دیا لیکن پھر وہ انسان کو کہتا ہے یہ چیز بیچ دو اس کے بدلہ میں مَیں تم کو ایک اعلیٰ چیز دوں گا۔ کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس بیع میں کوئی نقصان ہے؟ نادان ہے وہ شخص جو اس بیع کے کرنے میں ہچکچائے۔

پھر اس بیع میں اور عجائب ہیں کوئی انسان جب کوئی چیز خرید تا ہے تو اسے اپنے گھر لے جاتا ہے اور اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اَنْفُس وَاَمْوَال کو خرید کر فرماتا ہے اچھا

تم اسے اپنے پاس رکھو اور اپنے استعمال میں لاؤ۔ ہاں جب کبھی ہم کوئی حکم تم کو کریں تو وہ ادا کر دینا۔ باوجود اس کے کہ تم وہ چیز بیچ چکے ہو لیکن پھر تمہیں دے دی کہ تم اس سے فائدہ حاصل کرو۔ ہاں ہمارا کوئی حکم ہو اسے مان لینا اور پھر اس کو جہاں چاہو استعمال کر لینا۔ نفس بِک کر آسمان پر نہیں چلا جاتا بلکہ ہمارے ہی پاس رہتا ہے۔ ہم تمام اعضاء کو استعمال کرتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ خدا کوئی حکم دے تو اسے ماننا ہوگا یہ تو اس بیع کے اعجوبے ۲؎ اور اسکے نفعے بتلائے۔ اب کام فرماتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔

یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نفس و اموال کس طرح خریدے جاسکتے ہیں۔ وہ کسی خزانے میں داخل نہیں ہو جاتے بلکہ ہمارے پاس ہی رہتے ہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ مومن کو خدا کے رستے میں لڑنا چاہیئے اور اس کی عظمت و جلال قائم کرنے اور اسے ثابت کرنے کیلئے کوشش کریں۔ ان شریروں کا مقابلہ کریں اور اگر وہ دین حقہ کو تلوار سے مٹانا چاہیں تو یہ تلوار کو ان کے مقابل پر چلائیں اور خدا کی عظمت کو ظاہر کریں۔ اور اگر وہ مال یا جان یا کتب کے شائع کرنے سے مقابلہ کریں تو مومن کو چاہیئے کہ وہ ان کا مقابلہ جان، مال یا کتب شائع کرنے سے کرے۔ پھر مقابلہ پر تو بعض لوگ مارے جاتے ہیں کبھی کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں یا دشمن مار دے۔ مگر مومن اپنے مارے جانے کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ وعدہ کوئی نیا تم سے ہی نہیں بلکہ یہ وعدہ ہم پہلے تورات میں پھر انجیل میں کر چکے ہیں اور اس وعدہ کو تم تورات میں آزما چکے ہو اور انجیل میں بھی۔ جب ہم اس کو دو مرتبہ سچا کر کے دکھلا چکے ہیں تو کیا اب ہم اس سے پھر جائیں گے؟ تم دو مرتبہ دیکھ چکے ہو جنہوں نے تورات کی پیروی کی، انجیل کی پیروی کی وہ کامیاب ہو گئے۔ جس خدا نے دو مرتبہ اسے سچا کر دیا وہ اب بھی اسے سچا کر دکھلائے گا (دو مرتبہ ان مخاطب قوموں کے لحاظ سے فرمایا ورنہ ایسے تو ہزاروں قوموں پر صادق آچکا ہے) انسان جب ایک بات کو ایک مرتبہ آزما لے تو پھر اسے اس کے کرنے میں کوئی جھجک نہیں رہتی اور وہ اسے کرتے ہوئے ڈرتا نہیں۔ انسان جب ایک مرتبہ پانی پی کر دیکھ لیتا ہے کہ پانی نے پیاس کو بجھا دیا تو اب اسے دوبارہ کبھی اس بات میں تامل نہیں رہے گا کہ پانی پیاس بجھاتا ہے یا نہیں۔ اور جب دیکھتا ہے کہ روٹی سے پیٹ بھر جاتا ہے تو اسے کبھی شک نہ ہوگا کہ روٹی سے پیٹ نہیں بھرتا۔ تو خدا نے جب دو مرتبہ اس وعدہ کو سچا کر کے دکھلا دیا تو اب اس کے ماننے میں کوئی انکار کی گنجائش نہیں رہے گی اور اسے یقین کرنا چاہیئے۔

یہ بیع بہر حال مفید ہے:۔

فَاسْتَبْشِرُوْا ۔ پس اے لوگو! تم اپنی اس بیع پر خوش ہو۔ ایک دنیا میں عظیم الشان کامیابی ہے۔ لوگ دنیا میں آٹھ آٹھ دس دس روپے کے بدلے سر کٹوا دیتے ہیں لیکن وہ تنخواہیں اور وہ وعدے جو دنیاوی گورنمنٹ کی طرف سے ہوتے ہیں وہ محدود ہوتے ہیں۔ وہ موت سے پہلے پہلے کیلئے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے احسان اور انعام صرف اسی دنیا تک کیلئے نہیں ہیں بلکہ وہ مرنے سے پہلے بھی ملتے ہیں اور مرنے کے بعد وہ اور زیادہ زور سے ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں ایک سپاہی کو ایک گولی لگی ہوئی گورنمنٹ کے انعاموں سے محروم کر سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے اسے کوئی چیز محروم نہیں کر سکتی۔ پس تم یہ انعام لینا چاہتے ہو تو اَلتَّائِبُوْنَ ۔ تائب (خدا کی طرف جھکنے والے) بن جاؤ۔ لوگ بعض کو بڑے سمجھ کر ان کی طرف جھکتے ہیں لیکن مومن وہی ہے جو خدا کی طرف جھکے۔ اَلْعَابِدُوْنَ تم خدا کے فرمانبردار بن جاؤ اور اس کی اطاعت میں لگ جاؤ۔ اسلام کا خدا ایسا خدا نہیں ہے جو غلطی کو معاف نہ کرے بلکہ جو خدا اسلام نے پیش کیا ہے اگر تم سے کوئی غلطی ہو جائے تو تم اس کی طرف جھکو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ وہ تم کو معاف کر دے گا۔ تم اس کی اطاعت کرو۔ اطاعت دو قسم کی ہے۔ ایک انسان ہے جو اطاعت کرتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتا رہتا ہے کہ مجھ پر ظلم ہو رہا ہے۔ ایک اطاعت یہ ہے کہ انسان اطاعت کرے اور اسے ظلم پر محمول نہ کرے۔ مومن خدمت کر کے اَلْحَامِدُوْنَ خدا کی حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق دی اور اپنے خدام میں شامل کیا نہ کہ چڑے بلکہ اطاعت کرے اور ساتھ حمد بھی کرے۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ اَلسَّآئِحُوْنَ نفس پر دکھ بھی جھیلتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ لوگوں سے قطع تعلق کر کے ایک طرف ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ کی خدمت اور فرمانبرداری کے لئے سفر کرتے ہیں پھر اَلرّٰکِعُوْنَ وہ علیحدہ ہو کر اللہ کی عبادت کے لئے جھک جاتے ہیں صرف جھکتے ہی نہیں بلکہ اَلسَّاجِدُوْنَ بالکل گر ہی جاتے ہیں اور جب ان کے نفس اس حد تک پہنچتے ہیں تو وہ اس سے ترقی کر کے اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ لوگوں کو نیک باتوں کی طرف بلاتے رہتے ہیں صرف اپنی جان کیلئے لوگوں کو اَمر بِالْمَعْرُوْفِ نہیں کرتے بلکہ دنیا میں امر بِالْمَعْرُوْفِ تو بہت ہی آسان ہے نَہِی عَنِ الْمَنکَر مشکل ہے اس لئے مومن اَلنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ نَہِی عَنِ الْمُنْکَرِ بھی کرتے ہیں۔ بمبئی میں میں نے دیکھا ہے کوئی

مولوی اگر وعظ کرنے لگے تو اسے کہہ دیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب! اگر روپے لینے ہیں تو یہاں سود پر تقریر مت کرنا اور جو باتیں ہم کرتے ہیں ان سے روکنے کیلئے وعظ مت کرنا۔ ہاں ویسے وعظ نصیحت کردو۔ اور نماز روزہ کی تاکید کردو۔ تو لوگوں کو ان کے قصور پر مطلع کرنا اور اس سے روکنا مشکل امر ہے۔ پھر اس کا صرف یہی کام نہیں۔ جب وہ یہاں تک پہنچے تو اسے وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ پولیس مین (police man) کی طرح چوکس رہنا چاہیئے۔ اور ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے۔ کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑے نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام قائم کرواتے رہتے ہیں وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایسے مومنوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔

تو تم رستے میں کئی طرح کی بیعیں دیکھو گے لیکن خوب یاد رکھو اللہ تعالیٰ بھی ایک بیع تم سے کرتا ہے اور ہر شخص جو اپنا نام مسلمان رکھتا ہے وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے خدا سے یہ بیع کی۔ پس تم اس بات کا خیال رکھنا کہ تم اس پر کتنا عمل کرتے ہو۔ تم نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے تم اب قادیان سے جاتے ہو لوگ تمہیں دیکھیں گے کہ تم اس معاہدہ کے کتنے پابند ہو اور وہ دیکھیں گے کہ تم وہاں سے کیا سیکھ کر آئے ہو۔ اور تم ان شرائط کی کس حد تک پابندی کرتے ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم سے غلطی ہو نہیں سکتی۔ ہاں اگر تم سے کوئی غلطی سرزد ہو بھی جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ اور گھبراؤ نہیں جب غلطی ہو تو فوراً خدا کے سامنے جھک جاؤ اور اس سے معافی مانگ لو۔ انسان گرتا ہی سوار ہوتا ہے جو کبھی سوار ہی نہیں ہوا وہ گرے گا کیسے اور وہ میدان جنگ کا سپاہی کیونکر بنے گا۔ کسی شاعر نے کہا ہے:۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف خیال رکھو اور عبادت کی طرف خیال رکھو اور کڑھو نہیں بلکہ اَلْحَامِدُوْنَ خدا کی حمد کرتے رہو اور اسی کی حمد کر کے اٹھو نماز و روزہ وغیرہ ادا کرو۔ دین میں سستی نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کرو کہ اس نے تمہیں ایسے والدین دیئے جو دین کے خادم ہیں۔ خود کام کرو تو بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی۔ جو بات امر الٰہی کے خلاف ہے اور لغو ہو اسے فوراً ترک کردو اور فوراً اس

سے علیحدہ ہو جاؤ اور خدا کے احکام کے پورا کرنے میں لگ جاؤ۔ اَلرّٰکِعُوْنَ تمہارا سر ہمیشہ اسی کے دروازے پر جھکا رہے۔ اَلسّٰجِدُوْنَ پھر بالکل اسی کی طرف جھک جاؤ کوئی دوسری جگہ ایسی تمہاری نگاہ میں نہ ہو جو خدا کے سوا ہو۔ وہ شخص جو ایک خدا کو نہیں مانتا اسے مختلف دروازوں پر جانا پڑے گا لیکن ایک مسلمان اور ایک مومن انسان کو کبھی یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ اسے کسی اور جگہ سے بھی ملے گا۔

ایک عابد تھا جو پہاڑ میں رہا کرتا تھا اس کو اللہ تعالیٰ اس کا رزق پہاڑ ہی میں پہنچا دیتا تھا۔ ایک دن اسے روٹی نہ ملی اس نے صبر کیا۔ دوسرے دن نہ ملی۔ پھر صبر کیا۔ تیسرے دن نہ ملی تو وہ اس پہاڑ سے اتر کر ایک شہر میں چلا گیا وہاں سے سوال کر کے اس نے تین روٹیاں حاصل کیں۔ جس مکان کے مالک سے اس نے روٹیاں لیں اس کا کتا اس فقیر کے پیچھے لگ گیا۔ فقیر نے اُسے آدھی روٹی ڈال دی۔ پھر اُس نے پیچھا کیا اس نے نصف اور ڈال دی۔ اسی طرح اس نے دو روٹیاں اس کے آگے ڈالیں۔ پھر جو کتے نے اس کا پیچھا کیا تو اس نے کہا۔ تجھے شرم نہیں بے حیا! دو روٹیاں تو میں تجھے ڈال چکا ہوں۔ پھر اس فقیر کو کشفی حالت میں اس کتے نے کہا۔ بے حیا تو تُو ہے۔ تین دن روٹی نہیں ملی تو اپنے مالک کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگنے لگ گیا۔ مجھے سات سات دن بھوکا رہنا پڑتا ہے لیکن کبھی اپنے مالک کا گھر چھوڑ کر دوسری جگہ نہیں گیا۔ بتا بے حیا میں ہوں یا تُو؟ جو اپنے رازق کا دروازہ چھوڑ کر ایک ادنیٰ آدمی کے پاس مانگنے چلا آیا۔

سجدے کے کیا معنیٰ:

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ سجدے میں گر جاوے۔ رکوع میں تو انسان کی نظر پھر بھی تھوڑی دور تک پہنچ سکتی ہے لیکن سجدے میں اسے سوائے سجدے کی جگہ کے اور کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ اس سے بتلایا کہ مومن کو چاہیئے کہ اس کی نظر سوائے خدا کے کسی پر نہ پڑے اور اس کی توجہ صرف اسی کی طرف ہو۔ رکوع اور سجدہ کا لفظ اسی لئے علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا ورنہ نماز کا حکم ہی کافی تھا۔

اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ پھر تم لوگوں کو امر بالمعروف کرو اور بُری بات اگر دیکھو تو اس سے روکو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن اگر کسی بری بات کو دیکھے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر نہیں تو منہ سے ورنہ دل میں ہی اس کو بُرا منائے۔ یہ سب سے کمزور ایمان ہے [۳]۔ پس تم کسی کی پرواہ مت کرو اور کوئی

بری بات دیکھو تو اس سے روک دو۔ اور حافظین لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ہو جاؤ۔ پولیس مینوں کی طرح لوگوں کو برائی سے روکو!

دین پر قائم ہو جاؤ:۔

ایک بیعیں تو تم سٹیشنوں پر کرو گے ایک بیع یہاں بھی کرتے جاؤ۔ سٹیشنوں پر تو تمہیں کوئی روکنے والا نہ ہوگا۔ تم اسراف سے کام نہ لینا۔ بیعیں بے شک کرو اس سے ہم منع نہیں کرتے لیکن اسراف سے بچنا۔ تم لوگوں کیلئے نمونہ بننا۔ ان کی توجہ تمہاری طرف ہے۔ وہ دیکھیں گے کہ تم کیا سیکھ کر آئے ہو۔ تم ان کیلئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو جاؤ۔ اپنے گھروں کے فسادوں کو دور کرو اور دین کے لئے اپنے اندر خاص جوش رکھو۔ بچپن میں تم سیکھ لو اور بچپن میں کام کرو تا کہ بڑے ہو کر تمہیں کوئی خاص مشکل نہ پڑے۔ اور بچپن میں ہی نماز، روزہ، صدقہ، زکوٰۃ کی عادت ڈالو تا کہ بڑے ہو کر تم کو تکلیف نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو چھوٹے ہونے کی حالت میں نماز نہیں پڑھتے وہ بڑے ہو کر نماز میں پاؤں سیدھا نہیں رکھ سکتے کیونکہ درد ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کو عادت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہاں موقعہ دیا ہے کہ تم ہر ایک نیک کام کو سیکھو۔ دنیا کے بچے گنہگار یا ملزم نہیں ان کو موقع نہیں ملا لیکن تم الزام کے نیچے ہو اور تم مجرم ہو۔ کیونکہ تم سن چکے ہو اور تمہیں تعلیم دی گئی ہے تم اپنی اصلاح اسی وقت کرو۔ چھوٹا پودا جو ابھی اُگا ہی ہو اسے بچہ بھی اپنی انگلی پر لپیٹ سکتا ہے لیکن وہی پودا جب درخت بن جاوے اور بڑا درخت ہو جاوے تو اس کو اکھیڑنا مشکل ہے تم ابھی سے اپنے دلوں میں دین کی تعلیم بٹھا لو۔ اس وقت جو تعلیم تم سنتے ہو اسے ذہن نشین کر لو اور اس پر عمل کرو۔

خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے تم دین کو سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ اور جو تم نے سیکھا ہے اس میں سے خرچ کر کے ترقی کرو۔ ایک چیز انسان خرچ کرتا ہے تو وہ چیز بڑھتی ہے تم دین کو لوگوں کو سکھاؤ۔ تم خیریت سے جاؤ اور خیریت سے اپنے گھروں میں رہو اور گھر والے تم کو اور تم ان کو خیریت سے دیکھو۔ پھر اس میں جو تم نے سیکھا ہوا ہے ترقی کر کے مع الخیر یہاں واپس آؤ اور اس سے آگے آ کر سیکھو۔

(الفضل ۲۳۔ جولائی ۱۹۱۴ء)

۱؎ التوبۃ: ۱۱۱، ۱۱۲ ۲؎ اعجوبہ: اُعْجُوْبہ۔ عجیب شے۔ انوکھی چیز

۳؎ مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان